روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ یکم اپریل 2009ء 4 ربیع الثانی 1430 ہجری یکم شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 70

بہرے اور گونگے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس کے باوجود اس سے روگردانی نہ کرو کہ تم سن رہے ہو۔

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے کہا تھا ہم نے سن لیا جبکہ درحقیقت وہ سن نہیں رہے تھے۔

یقیناً خدا کے نزدیک تمام جانداروں میں بدترین وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل نہیں کرتے۔

(انفال: 21 تا 23)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قدیم یونانی حکماء کا نظریہ تھا کہ کائنات میں ہم آہنگی اور حسن ہے اجرام فلکی کروی شکل کے ہیں اس لئے کہ کرہ ایک مکمل شکل ہے۔ سیارے آسمان پر دائروں میں حرکت کرتے ہیں اس لئے کہ دائرہ مکمل ترین شکل ہے۔

(جدید طبیعات کا تعارف صفحہ 62 از پروفیسر محمود انور ناشر مجلس ترقی ادب لاہور طبع اول ستمبر 1965ء)

اس یونانی فلسفہ کے مقابل حضرت مسیح موعود نے کروی صورت نقش توحید قرار دیتے ہوئے یہ لطیف نکتہ بیان فرمایا:۔

''فطرت کے وسیع اوراق میں اس کے اس قدر نشانات ہیں جو صاف بتلاتے ہیں کہ وہ ہے۔ ایک ایک چیز اس کائنات میں اس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک اور گلی کے سر پر اس سڑک یا محلّہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے خدا کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔......... بات اصل میں یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی میں الست بربکم قالوا بلیٰ (الاعراف: 173) نقش کیا گیا ہے۔ اور تثلیث سے کوئی مناسبت جبلت انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں ایک قطرہ پانی کا دیکھو تو وہ گول نظر آتا ہے۔ مثلث کی شکل میں نظر نہیں آتا۔ اس سے بھی صاف طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ توحید کا نقش قدرت کی ہر چیز میں رکھا ہوا ہے۔ خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ جہت کو نہیں چاہتی اور مثلث شکل جہت کو چاہتی ہے؛ چنانچہ آگ کو دیکھو شکل بھی مخروطی ہے اور وہ بھی کرویت اپنے اندر رکھتی ہے اس سے بھی توحید کا نور چمکتا ہے۔ زمین کو لو۔ اور انگریزوں ہی سے پوچھو کہ اس کی شکل کیسی ہے؟ کہیں گے گول۔ الغرض طبعی تحقیقاتیں جہاں تک ہوتی چلی جائیں گی وہاں توحید ہی توحید نکلتی جائے گی۔......... جس خدا کو قرآن مجید پیش کرتا ہے اس کے لئے زمین وآسمان دلائل سے بھرے پڑے ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 40)

اپریل فول۔ ایک بری رسم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں...... دیکھو اپریل فول کیسی بری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 408)

نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں

۞ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پرحکمت تعلیم اپنے اندر کئی برکتیں رکھتی ہے ایک برکت یہ ہے کہ مسابقت کی روح سے قربانی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دوہرا ثواب دیتا ہے اور رقم جلد مرکز میں پہنچنے سے سلسلہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ پس ہر مخلص احمدی کو تحریک جدید کے چندے کی ادائیگی مسابقت کی روح سے کرنی چاہئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کوئز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

۞ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان امسال ایک ''کوئز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ'' کا انعقاد کر رہی ہے جس میں پاکستان بھر کے اضلاع سے دو خدام پر مشتمل ٹیم شامل ہو سکے گی۔ مقابلے میں اول، دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو حسب ذیل انعامات دیئے جائیں گے

اول: 15 ہزار روپے (بمع سیٹ روحانی خزائن)

دوم: 10 ہزار روپے (بمع سیٹ روحانی خزائن)

سوم: 5 ہزار روپے (بمع سیٹ روحانی خزائن)

شرائط: اس مقابلہ میں پاکستان کے تمام اضلاع سے معیار عام کے خدام حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ مقابلہ مجلس، ضلع اور علاقہ کی سطح پر بالترتیب منعقد کئے جائیں گے اور ان مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والی ٹیم فائنل مقابلے میں حصہ لے سکے گی۔

نصاب: نصاب میں روحانی خزائن جلد 3 میں شامل کتب فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

رپورٹ مکرم فرید احمد تبسم صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ

جماعت احمدیہ تنزانیہ کا صد سالہ خلافت جوبلی جلسہ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ تنزانیہ نے ایک خصوصی جلسہ کا انعقاد کیا جو کیٹونگا دارالسلام میں 27رمئی 2008ء کو منعقد ہوا۔

دارالسلام سے 30 کلومیٹر کے فاصلہ پر کیٹونگا (Kitonga) میں خریدی گئی اراضی کو وقار عمل کے ذریعہ تیار کیا گیا۔ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ بنائے گئے اور ایک خوبصورت سٹیج بھی بنایا گیا جس کو خوبصورت بینرز کے ساتھ سجایا گیا۔

27رمئی کے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے کیا گیا۔ ٹھیک 9 بجے لوائے احمدیت اور تنزانیہ کا قومی پرچم لہرانے کی تقریب ہوئی۔

پہلا اجلاس

ساڑھے نو بجے جلسہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا سواحیلی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد سواحیلی زبان میں نظم ہوئی جس کے بعد مکرم علی سعید موسیٰ صاحب امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے تقریر کی۔

بعدازاں مکرم معلم عبداللہ بانگا صاحب نے تقریر کی۔ مکرم بکر عبید صاحب مربی سلسلہ نے خدام کے ہمراہ حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ پڑھا۔ جس کے بعد ناصرات کے ایک گروپ نے بھی ایک قصیدہ پڑھا۔ اگلی تقریر مکرم عبدالرحمٰن آمے صاحب نے ''خلافت احمدیہ کی دوسری صدی اور ہمارے فرائض'' کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام پڑھے جانے کے بعد یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز براہ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے ہوا جو تنزانیہ کے وقت کے مطابق پانچ بجے ختم ہوا۔ تمام احباب نے حضور ایدہ اللہ کا خطاب براہ راست دیکھا اور سنا اور وفا کا عہد دہرایا۔ اس عہد اور خطاب کے بعد تمام احباب حضور انور کے ساتھ اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔

جوبلی عشائیہ

بعدازاں تمام مجلس عاملہ، مربیان سلسلہ اور دوسرے علاقوں سے تشریف لائے ہوئے عہدیداران Pecock Hotel روانہ ہوئے جہاں ایک خصوصی عشائیہ پیش کیا گیا۔

مختلف پروگرام

1۔ ملک کے مختلف اطراف سے آئے ہوئے احباب جماعت نے Kitonga کے جماعتی سینٹر میں ہی (38 عورتوں اور 189 مردوں نے) خون کے عطیات دئے۔

2۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ کی طرف سے مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں احباب جماعت میں خلافت احمدیہ کی دوسری صدی شروع ہونے پر سویٹس اور بسکٹ تقسیم کئے۔

3۔ اس مبارک موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کے طور پر چار گائیاں اور 11 بکرے ذبح کئے گئے۔

4۔ دارالسلام میں منازی موجا (Mnazi Mmoja) کے مقام پر ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اس نمائش میں جماعت احمدیہ تنزانیہ اور مشرقی افریقہ کی تاریخ سے متعلقہ تصاویر اور کتابیں رکھی گئی تھیں۔ یہ نمائش دو دن جاری رہی اور قریباً تین صد افراد نے استفادہ کیا۔ اس موقع پر حاضری 2109 تھی۔

ہمسایہ ممالک موزمبیق سے چھ، برونڈی سے پانچ اور ملاوی سے تین نمائندگان شامل ہوئے۔ خلافت جوبلی کے حوالہ سے اخبارات نے غیر معمولی کوریج دی تنزانیہ کے پانچ بڑے اخبارات اور تین ریڈیو سٹیشن نے جلسہ خلافت جوبلی کی خبروں کو نشر کیا۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ جماعت تنزانیہ کو اپنے فضلوں سے نوازے اور خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں جماعت دن بدن ترقی کی شاہراہ پر چلتی چلی جائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 20رفروری 2009ء)

کاغذ کیسے وجود میں آیا

کاغذ دنیا کی بہترین ایجادات میں سے ایک ہے۔ جب کاغذ وجود میں نہیں آیا تھا تو لوگ اپنے پیغامات پتھر یا لکڑی پر نقش کرتے تھے اور اپنے پیغامات ایک دوسرے تک پہنچاتے تھے۔ اکثر یہ کام پتوں پر بھی کیا جاتا تھا۔ زمانہ قدیم میں مصر میں لوگ درختوں کی چھال لے کر اس کو لکھنے کے کام میں لایا کرتے تھے۔

کاغذ سب سے پہلے چین میں بنایا گیا اور یہ 105ء میں وجود میں آیا۔ کاغذ بنانے کے لئے کپڑے کے چیتھڑوں کو ابال لیا جاتا تھا۔ یہ گل کر دلیے کی صورت اختیار کرلیتا تھا۔ بعد میں اس کو لکڑی کے سانچے میں بھر کر پانی میں ڈال دیا جاتا اور جب کچھ دیر بعد اس کو پانی سے نکالا جاتا تو اس پر باریک تہہ آجاتی تھی۔ یہ تہہ سوکھ کر کاغذ کی شکل اختیار کرلیتی۔

ہمارا اصل پروگرام وہی ہے جو قرآن میں ہے

جماعتی اور ملی کاموں کی اہمیت بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

لیکن ہمارا اصل پروگرام تو وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے۔ لجنہ اماء اللہ ہو، مجلس انصار ہو، خدام الاحمدیہ ہو، نیشنل لیگ ہو، غرضیکہ ہماری کوئی انجمن ہو، اس کا پروگرام قرآن کریم ہی ہے اور جب ہر ایک احمدی یہی سمجھتا ہے کہ قرآن کریم میں سب ہدایات دے دی گئی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی مضر نہیں تو اس کے سوا اور کوئی پروگرام ہو ہی کیا سکتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اصل پروگرام تو وہی ہے اس میں سے حالات اور اپنی ضروریات کے مطابق بعض چیزوں پر زور دے دیا جاتا ہے۔ لیکن جب روزے رکھے جا رہے ہوں تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ حج منسوخ ہو گیا بلکہ چونکہ وہ دن روزوں کے ہوتے ہیں اس لئے روزے رکھے جاتے ہیں۔ جب ہم کوئی پروگرام تجویز کرتے ہیں تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اس وقت یہ امراض پیدا ہو گئے ہیں اور ان کے لئے یہ قرآنی نسخے ہم استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ سارا پروگرام سامنے ہو اور اس میں سے حالات کے مطابق باتیں لے لی جائیں۔ لیکن اگر سارا پروگرام سامنے نہ ہو تو اس کا ایک نقص یہ ہوگا کہ صرف چند باتوں کو دین سمجھ لیا جائے گا۔

پس خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے کہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں اور چونکہ وہ خدام الاحمدیہ ہیں صرف اپنی خدمت کے لئے ان کا وجود نہیں اس لئے جماعت کے اندر قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنا ان کے پروگرام کا خاص حصہ ہونا چاہئے۔

تیسری بات جو ان کے پروگرام میں ہونی چاہئے وہ آوارگی کا مٹانا ہے۔ آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے اور یہ سب بیماریوں کی جڑھ ہوتی ہے۔ اس کی بڑی ذمہ داری والدین اور استادوں پر ہوتی ہے۔ وہ چونکہ احتیاط نہیں کرتے، اس لئے بچے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مٹانے کے لئے کتنا انتظام کیا ہے کہ فرمایا بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں .... اور تکبیر کہی جائے اور اس طرح عمل سے بتا دیا کہ بچہ کی تربیت چھوٹی عمر سے شروع ہونی چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ بچوں کو .... اور عیدگاہوں میں ساتھ لے کر جانا چاہئے۔ خود آپ کا اپنا طریق بھی یہی تھا۔ آج کل تو یہ حالت ہے کہ سترہ اٹھارہ سال کا نوجوان بھی بے ہودہ حرکت کرے تو والدین کہہ دیتے ہیں کہ ابھی ''نیانا'' یعنی کم عمر ہے۔ لیکن ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عباسؓ حدیثیں سناتے ہیں جبکہ ان کی عمر صرف تیرہ سال کی ہے۔ امام مالکؒ کے درس میں امام شافعیؒ شریک ہونے کے لئے گئے۔ ان کے درس میں بیٹھنے کے لئے یہ ضروری شرط تھی کہ طالب علم قلم دوات لے کر بیٹھے اور جو کچھ وہ بتائیں، نوٹ کرتا جائے۔ امام شافعیؒ کی عمر اس وقت صرف نو سال کی تھی۔ امام مالکؒ نے انہیں بیٹھے دیکھا تو کہا بچے تم کیوں بیٹھے ہو؟ امام شافعیؒ نے جواب دیا کہ درس میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ اب تک کیا پڑھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ یہ پڑھ چکا ہوں۔ اس پر امام مالکؒ نے کہا تم بہت کچھ پڑھ چکے ہو مگر میرے درس میں بیٹھنے کا یہ طریق نہیں۔ یہاں تو قلم دوات لے کر بیٹھنا چاہئے۔ امام شافعیؒ نے کہا کہ میں کل بھی بیٹھا تھا۔ آپ دوسرے طلباء سے مقابلہ کرالیں۔ امام صاحب نے سوال کیا اور انہوں نے ٹھیک جواب دیا۔ امام صاحب کی عادت تھی کہ اگلے روز نوٹوں کو سنتے اور کوئی غلطی ہوتی تو اس کی اصلاح کر دیتے تھے۔ اس دن جو انہوں نے گزشتہ نوٹ سننے شروع کئے تو جب پڑھنے والا غلطی کرتا امام شافعیؒ جھٹ اس کو ٹوک دیتے کہ امام صاحب نے یوں نہیں بلکہ یوں فرمایا تھا۔ چنانچہ امام مالکؒ نے ان کو بغیر قلم دوات کے اپنے درس میں بیٹھنے کی اجازت دے دی حالانکہ اور کسی کو اس کی اجازت نہ تھی۔ یہ بات کیوں تھی اس لئے کہ ماں باپ نے شروع میں ہی ان کو علم کے حصول میں لگا دیا تھا۔ مگر ہمارا ''نیانا پن'' یعنی بچپن اٹھارہ بیس سال تک نہیں جاتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں عمر کے دو ہی حصے سمجھتے جاتے ہیں۔ ایک وہ جب بچہ سمجھا جاتا ہے اور ایک وہ جب وہ بیکار بوڑھا ہوتا ہے اور اس طرح کام کا کوئی وقت آتا ہی نہیں۔ یہ بہت حماقت کی بات ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جائے۔ اگر بچوں سے صحیح طور پر کام لیا جائے تو وہ کبھی آوارہ ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر انہیں گلیوں اور بازاروں میں آوارہ پھرنے کی بجائے مجلسوں میں بٹھایا جائے تو بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

میری تعلیم تو کچھ بھی نہ تھی لیکن یہ بات تھی کہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں جا بیٹھتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول کی مجلس میں چلا جاتا تھا۔ کھیلا بھی کرتا تھا۔ مجھے شکار کا شوق تھا۔ فٹ بال بھی کھیل لیتا تھا۔ لیکن گلیوں میں بیکار نہیں پھرتا تھا بلکہ اس وقت مجلسوں میں بیٹھتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بڑی بڑی کتابیں پڑھنے والوں سے میرا علم خدا تعالیٰ کے فضل سے زیادہ تھا۔ علم گدھوں کی طرح کتابیں لاد لینے سے نہیں آجاتا۔ آوارگی کو دور کرنے سے علم بڑھتا اور ذہن میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔

پس اساتذہ، افسران تعلیم اور خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ بچوں سے آوارگی کو دور کریں۔

(مشعل راہ جلد اول ص 103 تا 105)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

والدین سے حسن سلوک کی تعلیم

ماں باپ کی خدمت کر کے انسان جنت کا وارث بن سکتا ہے

رب رحمان ومنان کا انسان ضعیف البنیان پر یہ کس قدر عظیم فضل و احسان ہے کہ اس نے اسے اشرف المخلوقات کی حیثیت سے بہترین شکل وصورت کے ساتھ یعنی احسن تقویم کی حالت میں تخلیق فرمایا۔ اس کی پیدائش سے قبل اس کی بقا کے لئے ہوا، پانی اور رزق وخوراک کے بے شار وسائل اور نعمتیں اس کی خدمت میں لگا دیں۔ اس کی پرورش اور دیکھ بھال کے لئے ماں باپ کا سایۂ رحمت اسے عطا فرمایا۔ ماں باپ سے بڑھ کر اس دنیا میں انسان کا ہمدرد وغمگسار اور مربی ومہربان کوئی نہیں۔ بچپن کی کمزوریوں، بیماریوں، بول و براز کے گند اور دوسری بے شمار تکلیفوں میں روزانہ دن رات اور سالہا سال تک والدین اپنے دکھ درد کو بھول کر بچے کی خاطر جو مشقت اٹھاتے ہیں وہ کسی اور کے بس کی بات نہیں۔ پس انسان کا حقیقی اور دائمی محسن دونوں جہانوں میں اس کا خالق و مالک خدا تعالیٰ ہے اور دوسرا سب سے بڑا محسن اس دنیا میں ماں باپ کا وجود باجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت وبندگی کا حکم دینے کے ساتھ ہی ماں باپ سے حسن سلوک کی تاکید وتلقین فرمائی ہے۔ وہ فرماتا ہے:۔

’’اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔‘‘ (بنی اسرائیل: 24)

پھر سورۂ لقمان میں ماں باپ کے احسانات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ ماں باپ جیسی پیاری نعمت عطا کرنے پر انسان کو اپنے رب کا شکر ادا کرتے رہنے اور ماں باپ کا بھی شکر گزار بنا رہنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

’’اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی۔ اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں (مکمل) ہوا۔ (اسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی اور ان دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ۔‘‘ (لقمان آیت: 15و16)

پھر ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس تاکیدی ارشاد کو دہرایا ہے اور اس سلسلہ میں انسان کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف جس حسین اور جامع ومانع انداز میں توجہ دلائی ہے وہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت اور معجزانہ کلام بلاغت نظام کے کمال ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے:۔

’’اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اسے جنم دیا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔‘‘ (الاحقاف: 16)

والدین کے اولاد اور انسان پر جو بھاری احسان ہوتے ہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے والدین کے لئے دعائیں کرنے کا حکم دیا ہے۔ فرماتا ہے کہ:۔

1۔ ’’اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔‘‘

(بنی اسرائیل: 25)

2۔ ’’اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو‘‘۔

(نوح: 29)

3۔ اسی طرح اپنے پیارے نبی ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ہمارے لئے رب کریم نے قرآن عظیم میں بیان فرمائی کہ:۔

’’اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہو گا۔‘‘ (ابراہیم: 42)

حضرت ابو اُسید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سَلَمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کر سکوں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ تم ان کے لئے دعائیں۔ ان کے لئے بخشش طلب کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔‘‘

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین)

حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔‘‘ (مسند احمد)

رسول کریم ﷺ نے تمام رشتوں اور تعلقات میں سب سے بڑھ کر حسن سلوک کے حقدار انسان کے ماں باپ کو ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ (اس نے چوتھی بار) پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ۔‘‘ (بخاری کتاب الادب)

حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضور ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ عورت کون ہے تو پتہ چلا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔‘‘

(ابوداؤد کتاب الادب باب برالوالدین حدیث نمبر 4478)

آنحضور ﷺ کے رضاعی والدہ کے ساتھ اس غیر معمولی احترام واکرام کے سلوک سے حقیقی والدہ کے مقام اور احترام کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے پیارے صحابی حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (تین بار) ’’رغم انفہ‘‘ کے الفاظ دہرائے یعنی ’’اس کی ناک خاک آلودہ ہو‘‘۔ ’’اس کی ناک خاک آلودہ ہو‘‘۔ ’’اس کی ناک خاک آلودہ ہو‘‘ (یعنی ایسا شخص قابل مذمت اور بدقسمت ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کونسا شخص؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔‘‘

(مسلم کتاب البروالصلة باب رغم انف من ادرک ابویه)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

’’والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم وغم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو، چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 289)

حضرت مسیح موعود سورة بنی اسرائیل آیت نمبر 24 کی تشریح وتبیین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

’’اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں ان سے نہ کر جن میں ان کی بزرگی کا لحاظ نہ ہو۔ اس آیت کے مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن دراصل مرجع کلام امت کی طرف ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ آپ کی خوردسالی میں ہی فوت ہو چکے تھے اور اس حکم میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تو اپنے والدین کی عزت کر اور ہر ایک بول چال میں ان کے بزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ تو پھر دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہئے۔ اور اسی کی طرف یہ دوسری آیت اشارہ کرتی ہے۔ (۔) یعنی تیرے رب نے چاہا ہے کہ تو فقط اسی کی بندگی کر۔ اور والدین سے احسان کر۔ اس آیت میں بت پرستوں کو جو بت کی پوجا کرتے ہیں سمجھایا گیا ہے کہ بت کچھ چیز نہیں ہیں اور بتوں کا تم پر کچھ احسان نہیں ہے۔ انہوں نے تمہیں پیدا کیا اور تمہاری خوردسالی میں وہ تمہارے متکفل نہیں تھے۔ اور اگر خدا جائز رکھتا کہ اس کے ساتھ کسی اور کی بھی پرستش کی جائے تو یہ حکم دیتا کہ تم والدین کی بھی پرستش کرو کیونکہ وہ بھی مجازی ربّ ہیں اور ہر ایک شخص طبعاً یہاں تک کہ درند چرند بھی اپنی اولاد کو ان کی خوردسالی میں ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ پس خدا کی ربوبیت کے بعد ان کی بھی ایک ربوبیت ہے اور وہ جوش ربوبیت کا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔‘‘

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 214-213)

بنی اسرائیل سے میثاق لئے جانے کے بارہ میں پہلی بات جو سورة البقرہ میں مذکور ہے یہ ہے کہ ’’اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے۔‘‘ اور پھر دوسری بات جس کا اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا وہ یہ تھی کہ:۔

’’اور والدین سے احسان کا سلوک کرو گے۔‘‘

(البقرہ: 84)

اس کی توضیح کرتے ہوئے حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفة المسیح الاول فرماتے ہیں کہ:۔

’’بڑے ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں جن کے ماں باپ دنیا سے خوش ہو کر نہیں گئے۔ باپ کی رضامندی کو میں نے دیکھا ہے۔ اللہ کی رضامندی کے نیچے ہے اور اس سے زیادہ کوئی نہیں.......... ماں.......... بڑی مصیبتوں سے اسے پالتی ہے.......... اسے مشقت سے اٹھائے رکھتی ہے اور مشقت سے جنتی ہے۔ اس کے بعد وہ دو سال یا کم از کم پونے دو سال اسے بڑی تکلیف سے رکھتی ہے اور اسے پالتی ہے۔ رات کو اگر وہ پیشاب کر دے تو بستر کی گیلی طرف اپنے

نیچے کر دیتی ہے اور خشک طرف بچے کو کر دیتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ (یہ بھی میں نے اپنے ملک کی زبان کے مطابق کہہ دیا ورنہ باپ کا حق اول ہے۔ اس لئے باپ ماں کہنا چاہئے) سے بہت ہی نیک سلوک کرے۔ تم میں سے جس کے ماں باپ زندہ ہیں وہ ان کی خدمت کرے اور جس کا ایک یا دونوں وفات پا گئے ہیں وہ ان کے لئے دعا کرے، صدقہ دے اور خیرات کرے.......... میرے نزدیک دعا، استغفار، صدقہ وخیرات بلکہ حج، زکوٰۃ، روزے یہ سب کچھ پہنچتا ہے۔ میرا یہی عقیدہ ہے اور بڑا مضبوط عقیدہ ہے۔

ایک صحابی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری ماں کی جان اچانک نکل گئی اگر وہ بولتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ اب اگر میں صدقہ کروں تو کیا اسے ثواب ملے گا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ تو اس نے ایک باغ جو اس کے پاس تھا صدقہ کر دیا۔ میری والدہ کی وفات کی تار جب مجھے ملی تو اس وقت میں بخاری پڑھا رہا تھا۔ وہ بخاری بڑی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ میں نے اس وقت کہا اے اللہ میرا باغ تو یہی ہے تو پھر میں نے وہ بخاری وقف کر دی۔''

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 184-183)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے نوجوان ایسے دکھائی دیتے ہیں جو اپنے ماں باپ کا مناسب احترام نہیں کرتے اور نہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں بلکہ اولاد میں سے کسی کو اگر کوئی اچھا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے غریب والدین سے ملنے میں بھی شرم محسوس کرتا ہے.......... دنیا داروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔

اسی طرح بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبر گیری ترک کر دیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے ان کی بنتی نہیں۔ حالانکہ بیوی کو ماں سے کیا نسبت۔ بیوی نے اس کے فائدے کے لئے کیا کیا ہوتا ہے۔ وہ نوجوانی کی حالت میں اس کی خدمت کرتی ہے لیکن ماں جس نے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلایا ہوتا ہے اور جس نے اپنا خون دودھ کی شکل میں تبدیل کر کے اس کی پرورش کی ہوتی ہے اور محنت ومشقت کر کے پڑھایا ہوتا ہے اس سے اس لئے اعراض کر لیا جاتا ہے کہ بیوی سے اس کی بنتی نہیں۔ پس اس خطرناک نقص کو دور کرو اور اپنے والدین کی خدمت بجالاؤ۔ ورنہ تم اس جنت سے محروم ہو جاؤ گے جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 593)

نیلگن بنت مکرم اسامہ اظہر صاحب

بنجوسہ وادی کشمیر کا خوبصورت مقام

بنجوسہ وادی کشمیر کا ایک خوبصورت مقام، راولپنڈی سے تقریباً تین گھنٹے کی مسافت پر سطح سمندر سے 6,500 فٹ بلند واقع ایک حسین اور پُر لطف مقام ہے۔ یہاں کے رہنے والے نہایت پُرخلوص اور محنتی لوگ ہیں۔ بنجوسہ جانے کا اتفاق مجھے اس وقت ہوا جب 2008ء کی گرمیوں کی چھٹیاں منانے کے لئے ہم راولپنڈی میں تھے اور وہیں یہ فیصلہ ہوا کہ ہم سیر کے لئے آزاد کشمیر (بنجوسہ) جائیں گے۔ چنانچہ 2/اگست 2008ء کو ہم بنجوسہ کے لئے روانہ ہوئے۔

آزاد کشمیر کی خوبصورتی کا ذہن میں تصور تو تھا مگر کیا پتہ تھا کہ ہمارے تصورات کی اہمیت بھی اس کے سامنے ماند پڑ جائے گی۔ چنانچہ 2/اگست کی صبح 5 بجے ہم گھر سے نکل پڑے۔ صبح کے آثار ابھی پوری طرح واضح تو نہیں ہوئے تھے مگر پھر بھی پرندوں کی چہچہاہٹ اور صبح کی نداء طلوع صبح کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ تاہم تقریباً 6 بجے تک ہم ویگن پر بیٹھ چکے تھے۔ ویگن چلی اور ہمارا سفر شروع ہوا۔ سفر سے زیادہ وہاں پہنچنے کی جلدی تھی مگر سفر بھی کسی مزے سے بڑھ کر نہ تھا۔ راولپنڈی سے چل کر کہوٹہ سے گزرتے ہوئے ہم آزاد پتن پہنچے جہاں سے آزاد کشمیر جسے جنت ارضی بھی کہا جاتا ہے کی حدود شروع ہوتی ہے۔ ہم ویگن سے باہر نکلے۔ سڑک کے ساتھ بہت تیز ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریا بہہ رہا تھا۔ جگہ بہت پُرسکون تھی اس لئے صرف دریا کی تیز موجوں کی آوازیں کانوں کو سنائی دے رہی تھیں۔ ایسا لگتا تھا کہ سالوں سے اپنی منزل کی تلاش میں بہے چلا جا رہا ہے مگر منزل کو نہیں پہنچ پا رہا۔ کشمیر کی خوبصورتی کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آ رہا تھا۔ چنانچہ کچھ دیر رکنے کے بعد ویگن سڑک کے بل کھاتے ہوئے موڑوں پر چلتی ہوئی اپنا سفر طے کرنے لگی۔ سڑک کے دونوں اطراف لمبے لمبے درخت اور پہاڑ دکھائی دینے لگے۔ درختوں کے سبز پتوں اور پہاڑیوں کے خوبصورت رنگوں نے ہر طرف خوبصورتی ہی خوبصورتی کو بکھیرا ہوا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم خوابوں میں گم ہیں اور ابھی جھٹ سے آنکھ کھلے گی اور یہ سارے خوبصورت مناظر آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں گے۔

تقریباً 9 بجے ہم راولاکوٹ پہنچے جو کہ آزاد کشمیر کی وادیوں میں گھرا ہوا ایک خوبصورت شہر ہے۔ یہاں سے ہم ویگن تبدیل کر کے بنجوسہ کے لئے روانہ ہوئے جو کہ یہاں سے تقریباً 45 منٹ کی مسافت پر ہے۔ بنجوسہ پہنچنے پر ویگن سے نکلتے ہی یہ احساس ہونے لگا جیسے ہمیں خوبصورتیوں نے گھیر لیا ہو۔ سامنے آبشاروں اور چشموں کا بہتا ہوا پانی دکھائی دینے لگا۔ تھوڑا سا آگے گئے تو دیکھتے ہی رہ گئے کہ سامنے بنجوسہ کی جھیل اپنا خوبصورت منظر پیش کرنے میں مگن تھی ہر طرف سبزہ اونچے اونچے پہاڑ اور درخت خوبصورتیوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ہم آگے بڑھے اور بہت کوشش کے بعد ایک سرکاری ریسٹ ہاؤس بک کروایا اور وہاں اپنا سامان رکھا کچھ دیر آرام کے بعد ہم سیر کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

بچوں کے لئے مختلف اقسام کے رنگ برنگے جھولے لگے ہوئے تھے جس پر بچے جھول رہے تھے اور اپنی اپنی شرارتوں میں مگن تھے۔ ہر طرف ایسی خوبصورتیاں نظر آنے لگیں کہ ہم اپنے خیالوں کو ان سے بہت پیچھے چھوڑ گئے۔ ہم نے بھی کچھ دیر جھولا جھولا اور کھیل کود میں مصروف ہو گئے، پھر ارد گرد خوب گھوم کر جب تھک گئے تو ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھایا اور مزے مزے کی باتیں کیں۔ ان خوبصورتیوں میں ایک گھوڑا بھی ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ رہا تھا چنانچہ اس پر بھی ہم نے سواری کی اور پھر ایک آبشار کے بہتے ہوئے پانی سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ بنجوسہ کی اونچائی کی وجہ سے ہمیں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہم بادلوں کے اندر پھر رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ شام ہونے کو آئی سامنے لوگ کشتی کی سیر کر رہے تھے ہم نے بھی کشتی کی سیر کرنے کا سوچا۔ کیونکہ اگر اس کو ہم چھوڑ دیتے تو بنجوسہ کی خوبصورتیوں میں سے ایک خوبصورتی رہ جاتی۔ چنانچہ ہم کشتی میں بیٹھے اور جھیل کے چاروں اطراف کی خوب سیر کی اور مزہ لوٹا۔ کشتی سے اترنے کے بعد ہم کافی تھک چکے تھے۔ اب ہم جھیل کے کنارے بیٹھ گئے کوئی لیٹ گیا اور کوئی بیٹھے بیٹھے خوبصورت اور دلفریب نظاروں کی تصاویر اپنے خیالوں میں ہمیشہ کے لئے بٹھا رہا تھا۔ آخر کار رات کا اندھیرا چاروں اوٹ چھا گیا اور ہم ریسٹ ہاؤس جو کہ جھیل کے سائیڈ میں اوپر کی طرف واقع تھا میں چلے گئے۔ کیڑے مکوڑوں کی آوازوں اور خاموشی نے رات کو کافی خوفناک بنا دیا تھا۔ ڈر تو بہت لگا مگر مزہ بہت آ رہا تھا۔ گرم گرم چپاتیوں اور کڑاہی نے تو کھانے کا مزہ ہی دوبالا کر دیا۔ رات بہت ڈھل چکی تھی ایک دوسرے کو خوفناک کہانیاں سنانے کے بعد ہم سو گئے۔ صبح اٹھے تو شدید ٹھنڈ تھی اور باہر دھواں دار بارش کی آواز سنائی دی جو کہ غالباً رات سے ہو رہی تھی۔ کھڑکی سے باہر کا نظارہ کیا تو آسمان پر بجلی کی کڑک اور چمک، بارش میں بھیگے ہوئے پہاڑ اور درخت بہت بھلے معلوم ہو رہے تھے۔ صبح ابو نے ہم سب کے لئے ناشتہ منگوایا اور ہم نے مزے لے لے کر ناشتہ کیا۔ بنجوسہ کی ہم نے سیر تو کر لی تھی مگر اس پوری سیر میں کسی نے اس کا مطلب جاننے کی کوشش نہ کی۔ جب باورچی برتن لینے کے لئے آیا تو ابو نے اسے اس علاقے کے بارہ میں معلومات لیں جس پر اس نے بتایا کہ بنجوسہ کا مطلب ہے ''بن'' یعنی جنگل اور 'جونسہ' نام ہے اس پہلے شخص کا جو یہاں آیا تھا۔ خیر گرم گرم پراٹھوں کے ناشتے کے بعد فیصلہ یہ ہوا کہ واپسی کا سفر اختیار کیا جائے کیونکہ راستے بند ہونے کا اندیشہ تھا مگر دل کچھ اور ہی کہہ رہا تھا۔ واپسی کے لئے جب ہم ریسٹ ہاؤس سے باہر نکلے تو صبح کی ٹھنڈک اور پھولوں کی خوشبو، شبنم کے موتی کی مانند قطرے اور ماحول کی تروتازگی نے ہماری آنکھوں اور دل کو منور کر دیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جس نے ہمیں اس طرح کی نایاب نعمتوں سے نوازا ہے۔

باہر نکل کر بارش میں ہی ادھر ادھر گھومے اس خیال سے کہ کوئی حسرت باقی نہ رہے پتہ نہیں یہاں دوبارہ آنا نصیب ہو یا نہ ہو۔ تقریباً 11 بجے ہم نے ریسٹ ہاؤس خالی کر دیا۔ ویگن سٹاپ پر جا کر کھڑے ہوئے۔ بارش پورے جوبن پر تھی اور ہم مکمل طور پر بھیگ چکے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ کوئی ویگن آئے اور فوراً اس میں بیٹھ جائیں۔ آخر کار ایک ویگن دکھائی دی جو کہ غالباً ہمارے لئے خدائی مدد تھی کیونکہ وہ ساری خالی تھی اور ہم آدھی ویگن کی سواریاں تھیں۔ واپسی کے سفر نے بھی ہمیں اتنا ہی لطف دیا لیکن شائد تھکاوٹ اور واپس جانے کی وجہ سے ہم اس سے مکمل طور پر لطف اندوز نہیں ہو سکے۔ مگر پھر بھی بنجوسہ کا یہ سفر اور سیر نہایت ہی مزے سے بھری ہوئی تھی جس وجہ سے یہ احساس ہی نہ ہو پایا کہ یہ سفر اور سیر کب ختم ہو گئی۔

سکون قلب

مسز عزیزہ والٹر (Mrs. Azizah Walter) ہالینڈ کی نہایت مخلص احمدی اور سچ مچ ولیہ تھیں جو 1950ء سے احمدیہ مشن کے ساتھ وابستہ ہوئیں۔ اس خاتون کو بیت الذکر سے ایک والہانہ تعلق تھا۔ نمازوں کا التزام بہت باقاعدگی کے ساتھ تھا۔ فرماتی تھیں مجھے بیت الذکر آ کر سکون قلب حاصل ہوتا ہے۔ بیت ہیگ کے محراب کی تزئین اور دیواروں پر آیات قرآنی کے قطعات انہیں کے لکھے ہوئے ہیں۔ یہ بہن بہت دعا گو اور مستجاب الدعوات تھیں۔ بسا اوقات جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو انہیں دعا کی تحریک کی جاتی۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی بسا اوقات انہیں دعا کے لئے کہتے اور جناب الٰہی سے ان کی قبولیت کی بشارت بھی ملتی۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے ان کی وفات پر خطبہ جمعہ میں ان کی خوبیوں کا ذکر فرمایا اور اس نیک خاتون کو ایک نہایت صالحہ، عابدہ، زاہدہ، صاحبہ رویا وکشوف اور مستجاب الدعوات کے الفاظ سے یاد فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 ص 213)

خلافت محمود

عبرت نِگاہ! دیکھنا اس دور کی طرف!
گم گشتگاں کے ہاں طریق و طور کی طرف
وہ کہہ رہے تھے "اب یہاں آ کر بسے گا کون؟"
جاتے تھے جانے والے جب لاہور کی طرف

"بولیں گے الو اس جگہ سنسان ہو گی یہ
آباد ہے جو قادیاں ویران ہو گی یہ"

اٹھا "جوان منچلا" عزم جواں لئے
ہاتھوں میں رخش دور کی یعنی عناں لئے
دست عمل میں اس کے تھا دست خدا کا زور
اپنی زباں کی اوٹ میں حق کی زباں لئے

جو کچھ سنا خدا سے وہ کہتا چلا گیا
دریائے تند و تیز تھا بہتا چلا گیا

جاتا تھا میرکارواں یوں کارواں لئے
جیسے ہو چاند جا رہا اک کہکشاں لئے
اس کی متاع زندگی عزم و عمل میں تھی
خندہ لبوں پہ آنکھ میں اشکِ رواں لئے

پرعزم شہسوار تھا چلتا چلا گیا
تقدیر نوعِ اِنساں بدلتا چلا گیا

ہر کارنامہ صورت نجم سعید دیکھ!
فیضان اس کا جاری ہے نزد و بعید دیکھ!
فضل عمر کے تحفے ہیں قوموں کے واسطے
وقف جدید دیکھ تحریک جدید دیکھ!

پیش خدا پگھلتا تھا انساں کے واسطے
اعجاز حق تھا جادوئے شیطاں کے واسطے

فتح و ظفر کا سہرا سدا اس کے سر رہا
نظروں میں حق تعالیٰ کی پر اس کا گھر رہا
خندہ زنی سے تارے بکھیرے جو چار سو
لیکن خدا کے سامنے باچشمِ تر رہا

جب کھٹکھٹایا اپنی جبیں سے خدا کا در
اس کی طرف وہ آتا تھا لا ریب دوڑ کر

جامع صفات تھا کسی تفسیر سے بلند
اوصاف تھے احاطۂ تحریر سے بلند
گھیرے ہوئے تھا اسود و احمر کو اس کا پیار
تھا کون اس کے حلقۂ زنجیر سے بلند

یکساں تھے گورے کالے سب اس کی نگاہ میں
جلوے تھے اس کے پیار کے شام و پگاہ میں

وہ صاحبِ قلم تھا سلطان البیان بھی
رحمت کا وہ نشان تھا حق کا نشان بھی
اس کے شہاب ثاقبہ ہر سو بکھر گئے
وہ عظمت توحید کا تھا پاسبان بھی

تنویر اس میں جلوہ گر غار ...... کی تھی
تصویر جیتی جاگتی زندہ خدا کی تھی

اس کا وہ زور حجت و برہان دیکھنا!
ہاتھوں میں لفظ و معنیٰ کی میزان دیکھنا!
ظاہر کیا ہر آنکھ پر قرآں کا مرتبہ
ہاں دیکھنا یہ خدمت قرآن دیکھنا!

تحریر کا وہ رنگ تفسیر کبیر میں
تائید حق ہو جیسے آواز ضمیر میں

ربوہ بسانا اس کا اک کار عظیم تھا
مثل ...... وہ بھی معمار عظیم تھا
پروانے آتے تھے کھنچے کیوں دور دور سے
وہ روشنی کا ایک مینار عظیم تھا
اوراق منتشر کا تھا شیرازہ بند وہ
مرکز تھا پرکشش اگر تو ارجمند وہ
ربوہ کے نام سے کوئی افسانہ لکھ گیا
قصہ عشق خیز در ویرانہ لکھ گیا
پڑھتے رہیں گے جس کو ابد تک بچشم تر
کیسا زمین خشک پہ افسانہ لکھ گیا
یہ قریہ جدید ہے رنگ قدیم میں
نور ...... اترا ہے تازہ سکیم میں
آنکھوں میں اشک کا کوئی طوفاں لئے ہوئے
...... دیں کے سینکڑوں ارماں لئے ہوئے
اک ہاتھ میں تھامے ہوئے مہدی کا گر علم
تو دوسرے میں دامن یزداں لئے ہوئے
زندہ تھے جو فلک پہ وہ مٹی میں گڑ گئے
یاجوج اور ماجوج کے پاؤں اُکھڑ گئے
اس نے بٹھا دی دہر میں اہل خدا کی دھاک
شیطاں نے اس کے سامنے رگڑی تھی اپنی ناک
اس کے جری گذر گئے طوفاں کو چیر کر
ہر پردۂ دبیز تھا باطل کا چاک چاک
تصویر ہست و بود میں بھرتا تھا رنگ نو
تیغِ دلیل سے سدا لڑتا تھا جنگ نو

جب سامنے سے اس کے گزرتی تھیں بجلیاں
بے شک لرزتی، کانپتی، ڈرتی تھیں بجلیاں
طوفان تند جاتے تھے کترا کے گر نکل
نظریں چرا کے اس سے گزرتی تھیں بجلیاں
چشمک زنی میں جلوہ گر اعجاز تھا کوئی
جلووں کے عین درمیان وہ راز تھا کوئی
محمود تھا ہر گردش تقدیر سے بلند
ہر ورطہ و گرداب کی زنجیر سے بلند
دکھلاؤں کس طرح سے اس کا نقش کھینچ کر
جب وہ مرے تصور تصویر سے بلند
تقدیر گر کے ہاتھ میں ہر دم تھا اس کا ہاتھ
تائید ایزدی سدا رہتی تھی ساتھ ساتھ
اہل عدم میں پھونک دی اس نے حیات نو
اس کے نفس سے چل پڑی انفاس نو کی رو
تارے نچھاور ہو رہے تھے اس پہ ہر گھڑی
شرما رہی تھی چاند کو اس کی جبیں کی ضو
اس کی صدا صدا نہ تھی آواز انقلاب
تھا اس کی لب کشائی میں اک ساز انقلاب
مجھ کو خدائے زندہ و موجود کی قسم
اعداء میں اس گھرے ہوئے محمود کی قسم
خاک جبیں کا عرش بریں سے ملاپ تھا
اے چشم بینا! ساجد و مسجود کی قسم
اس کی دعا سے سینکڑوں دشمن تبہ ہوئے
رشک قمر کے سامنے وہ رو سیہ ہوئے

عبدالسلام

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم طاہر اکرم صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 21 فروری 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام کامران طاہر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم اکرام اللہ ظفر صاحب چک نمبر 327/HR کا پوتا اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اسسٹنٹ ریونیو سپرنٹنڈنٹ واہ کینٹ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے نیز خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عزیز احمد صاحب نصیر آباد حلقہ غالب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ محترم صوفی احمد یار صاحب کا ساحل ہسپتال فیصل آباد میں گردے کا آپریشن ہوا ہے۔ گردے میں رسولی تھی جس کی وجہ سے گردہ نکال دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو جلد شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم کامران محمود باجوہ صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمود احمد صاحب باجوہ سیکرٹری تحریک جدید دارالعلوم غربی صادق ربوہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ضعف بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے ابا جان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم منظور احمد گل صاحب صدر جماعت 287 ج۔ب پلاثور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم مقصود احمد گل صاحب سابق سیکرٹری مال ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دل کا بائی پاس مورخہ 9 مارچ 2009ء کو الشفاء انٹرنیشنل اسلام آباد میں کامیابی سے ہوا۔ صحت اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم سے بہتری کی طرف مائل ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ہفتہ نظام وصیت

(مجلس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد)

مجلس عاملہ انصاراللہ علاقہ فیصل آباد نے پہلا ہفتہ وصیت 27 فروری تا 5 مارچ 2009ء منایا۔

ضلع فیصل آباد کی چھ زعامت ہائے علیاء کا دورہ کر کے خصوصاً غیر موصی ممبران عاملہ سے مل کر ان کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی ترغیب دی گئی۔

ناظم صاحب علاقہ اور چار اراکین عاملہ نے دوران ہفتہ ضلع فیصل آباد کی 20 دیہی مجالس کا دورہ کر کے افراد جماعت کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی بھرپور تحریک کی گئی۔ ہفتہ وصیت کی مجوزہ تاریخوں کے بعد بھی شہر میں انفرادی رابطے کئے گئے اور 6 دیہی مجالس میں بھی دورہ جات کئے گئے۔ اس عرصہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل 33 وصیت فارم مکمل کروائے گئے، جن میں 14 انصار 9 لجنہ اور 10 خدام شامل ہیں۔

(نائب ناظم عمومی مجلس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد)

سانحہ ارتحال

مکرم کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع جماعت احمدیہ بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم چوہدری جلال الدین صاحب ابن مکرم چوہدری نواب دین صاحب آف چک 332۔ج۔ب دھنی دیو ضلع فیصل آباد حال مقیم چک نمبر 312 کتھوالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 26 مارچ 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 73 برس تھی۔ مورخہ 27 مارچ 2009ء کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز فجر مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ دفتر شعبہ تاریخ احمدیت نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ مرحوم مولوی تاج دین صاحب مرحوم سابق ناظم دارالقضاء ربوہ کے حقیقی بھتیجے تھے۔ آپ کے تین بھائی مکرم ماسٹر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم دارالصدر شمالی انوار ربوہ، مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب دارالصدر غربی لطیف ربوہ (داماد حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے)، مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب حال مقیم سانگرہ ضلع قصور اور تین بہنیں محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم سابق امیر ضلع بہاولپور، محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ خاکسار، محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب ناصر آباد ربوہ ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ نماز باجماعت کی پابندی آپ کا شعار تھا۔ اپنی مجلس میں امام الصلوٰۃ بھی تھے اور بطور زعیم انصاراللہ بھی آپ کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ احمدیت کی روح اور رنگ آپ میں نمایاں تھا۔ نہایت باوقار، وضع دار اور معاشرتی اثر ورسوخ رکھنے والا وجود تھے۔ عزیز و اقارب اور جاننے والے آپ کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیوہ مکرمہ انور ضیاء صاحبہ آپ کی یادگار ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

جرمن سیاستدان۔ بسمارک

آٹو ایڈورڈ لیوپولڈ وان بسمارک جرمنی کا مشہور سیاستدان اور مدبر تھا جو آہنی چانسلر کے خطاب سے معروف ہے۔

وہ یکم اپریل 1815ء کو پروشیا کے مقام پر پیدا ہوا۔ جو اس وقت جرمنی کی 39 ریاستوں میں سب سے بڑی اور سب سے مستحکم ریاست تھی۔ 1847ء میں وہ اپنی ریاست کی اسمبلی کا رکن منتخب ہوا۔ اسمبلی میں اس کی تقاریر بہت جلد حکمرانوں کی توجہ کا مرکز بن گئیں اور اسے روس اور فرانس میں جرمنی کا سفیر بنا کر بھی بھیجا گیا۔

1862ء میں اسے شاہ فریڈرک ولیم چہارم نے پروشیا کی وزارت اعلیٰ اور وزارت خارجہ کے عہدوں پر فائز کردیا۔ ان عہدوں کو سنبھالنے کے بعد بظاہر سیاسی چالوں سے بے بہرہ اس شخص نے وہ کام کیا جو جرمنی کی تاریخ میں کسی نے انجام نہیں دیا تھا۔ اس نے، 1815ء سے جرمنی کی ریاستوں کو متحد کرنے کی، جو تحریک چل رہی تھی، اسے کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اس کے لئے اس نے ہر قسم کا حربہ روا رکھا بلکہ ضرورت پڑنے پر لشکر کشی بھی کی۔ بسمارک طبعاً جنگ پسند نہیں تھا بلکہ امن وامان کو برقرار رکھنے کا خواہاں تھا۔ چنانچہ اپنی خارجہ حکمت عملی میں وہ صلح وسلامتی کی راہ پر ہی گامزن رہا۔ بسمارک بڑا ہوش مند سیاستدان تھا جو صلح وامن کو سیاست کی شطرنج کے مہرے خیال کرتا تھا اور ایک کی بجائے دوسرا مہرا اس وقت استعمال کرتا تھا جب اس پر یہ آشکارا ہو جاتا تھا کہ حصول مطلب کے لئے اس کا استعمال ضروری ہے۔

1871ء سے 1888ء تک بسمارک نئی جرمن سلطنت کا چانسلر رہا۔ اس دوران اس نے یورپ میں امن وامان اور صلح وسلامتی کو قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ خود جرمنی میں بھی اس نے سماجی جمہوریت کو پروان چڑھایا اور اس کے عہد میں جرمنی میں صنعتی میدان میں بھی بڑی ترقی ہوئی۔

1888ء میں قیصر ولیم دوم برسراقتدار آیا تو بسمارک اپنے عہدے سے دستبردار ہو گیا اور ولیم دوم کی پالیسیوں پر نکتہ چینی کرتا رہا۔ پہلی جنگ عظیم کے آغاز نے ثابت کردیا کہ بسمارک کی نکتہ چینی بالکل بجا تھی اور قیصر ولیم دوم کی پالیسیاں جرمنی کے لئے نقصان دہ تھیں۔ 30 جولائی 1898ء کو بسمارک کا انتقال ہو گیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود کو ماموریت کا پہلا الہام 1882ء میں ہوا جس کے بعد 1885ء میں حضور نے حقانیت دین اور اشاعت ''براہین احمدیہ'' سے متعلق اردو میں بیس ہزار اور انگریزی میں بارہ ہزار کے قریب اشتہارات شائع کئے جنہیں رجسٹری کرا کر دنیا بھر کی قوموں کے رہنماؤں، امیروں اور سربراہان مملکت کے نام روانہ کیا جو اس زبردست قوت ایمان کا آئینہ دار تھا جو آپ کے قلب مبارک میں دعوت حق کے لئے بحر ذخار کی طرح موجزن تھی۔ ان اشتہاروں کا اردو متن اور ترجمہ حضور نے خود اپنی مشہور عالم کتاب ''سرمہ چشم آریہ'' سے منسلک فرما کر ہمیشہ کے لئے ریکارڈ کردیا ہے۔

(ملاحظہ ہو: روحانی خزائن جلد 2 ص 320,319)

حضرت اقدس نے کتاب ازالہ اوہام صفحہ 114,113 حاشیہ طبع اول (1891ء) میں ان اشتہارات وخطوط کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ آپ نے اس زمانہ کی سب سے بڑی برطانوی ایمپائر کے شہزادہ ولی عہد (ایڈورڈ ہفتم) اور ''وزیراعظم تخت انگلستان گلیڈ سٹون کے علاوہ جرمنی کے شہزادہ بسمارک کے نام بھی اشتہارات وخطوط روانہ کئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس عاجز کی نسبت ہر ایک غور کرنے والے پر ظاہر ہوگا کہ یہ عاجز اسی قوت ایمانی کے جوش سے عام طور پر دعوت (حق) کے لئے کھڑا ہوا اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوت (حق) رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیان ملک کے نام روانہ کئے یہاں تک کہ ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیراعظم تخت انگلستان گلیڈ سٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا۔ ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات وخطوط روانہ کئے گئے جن سے ایک صندوق پر ہے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 156)

☆......☆......☆

ٹریفک قوانین کی پابندی انسانی زندگی کی حفاظت ہے

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قند شفاء
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
جوشاندہ کا انسٹنٹ پوڈر
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

درخواست دعا

۞ مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دوست مکرم ملک سجاد احمد صاحب ابن مکرم ملک عزیز احمد صاحب مرحوم دارالنصر مقیم ٹورانٹو کینیڈا کے دل کا بائی پاس کامیابی سے ہوا ہے۔ اوراب وہ گھر آ گئے ہیں۔ آپریشن کے بعد صحت اللہ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے نیز ان تمام احباب کا مکرم ملک صاحب شکریہ بھی ادا کر رہے ہیں جنہوں نے اس مشکل وقت میں ان کی صحت کے بارے میں استفسار کیا اور دعاؤں میں یاد رکھا۔

۞ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم ملک پرویز احمد صاحب لاہور کو بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ کافی تکلیف ہے۔ آپ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے آپ کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے عزیزم فرخ احمد ابن مکرم وسیم احمد صاحب الیکٹریشن تحریک جدید بعمر قریباً 11 سال آنکھ میں پتھر لگنے سے زخمی ہو گیا ہے۔ الائیڈ ہسپتال میں آپریشن سے آنکھ کا بیرونی پردہ سی دیا گیا ہے۔ مگر ابھی آنکھ میں سوزش اور خون ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کی آنکھ اور بینائی درست کردے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی اور مرکزی آرگن الفضل کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

گورنر راج اٹھا لیا گیا، پنجاب اسمبلی کا اجلاس آج شام 4 بجے طلب

صدر زرداری نے پنجاب سے گورنر راج اٹھا لیا ہے اور نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ قائد ایوان کے انتخاب کے لئے صوبائی اسمبلی کا اجلاس آج شام 4 بجے طلب کر لیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ نہ آنے کی صورت میں (ن) لیگ شہباز شریف کی جگہ نیا وزیر اعلیٰ بنائے گی، ایک ماہ اور پانچ دن کے بعد وزیر اعظم کی ایڈوائس پر گورنر راج ختم کیا گیا۔

سانحہ مناواں میں غیر ملکی ہاتھ ملوث ہو سکتا ہے، منصوبہ بندی بیت اللہ محسود نے کی

مشیر داخلہ رحمٰن ملک نے کہا ہے کہ سانحہ مناواں میں غیر ملکی ہاتھ ملوث ہو سکتا ہے، اس واقعہ کی منصوبہ بندی جنوبی وزیرستان میں بیت اللہ محسود نے کی۔ ڈی جی رینجرز، آئی جی پنجاب، کور کمانڈر لاہور اور جی او سی جنرل شفقت آپریشن کے دوران مناواں میں موجود رہے۔ پولیس کے ساتھ مل کر رینجرز اور فوج نے کامیاب آپریشن کیا ہے۔

سانحہ مناواں میں 4 حملہ آور ہلاک جبکہ 3 کو گرفتار کر لیا گیا

دہشت گردوں نے لاہور مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر پر دستی بموں اور آتشیں اسلحہ سے حملہ کرکے زیر تربیت پولیس اہلکاروں کی بڑی تعداد کو یرغمال بنالیا تھا۔ 8 گھنٹے کے طویل آپریشن کے بعد تمام یرغمالی اہلکاروں کو چھڑوا لیا گیا۔ آپریشن کے دوران 3 دہشت گرد گرفتار ہوئے جبکہ 4 نے خود کو دھماکے کرکے اڑا لیا۔ آپریشن کے دوران زخمیوں کو بکتر بند گاڑیوں کے ذریعے ٹریننگ سکول سے نکالا جاتا رہا۔

میثاق جمہوریت پر عملدرآمد کیلئے پارلیمانی کمیٹی بنانے کا فیصلہ

حکومت نے میثاق جمہوریت پر عملدرآمد کیلئے پارلیمانی کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چیئرمین سینٹ فاروق ایچ نائیک اور سپیکر قومی اسمبلی فہمیدہ مرزا کی وزیر اعظم سے ہونے والی ملاقات میں میثاق جمہوریت پر عملدرآمد کے لئے طریقہ کار وضع کرنے کی غرض سے پارلیمانی کمیٹی کے قیام کے حوالے سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ حکومت سینٹ اور قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاسوں میں پارلیمنٹ کی خصوصی کمیٹی بنائے گی جو تنازعہ شقوں کے خاتمے کے لئے پارلیمنٹ کو سفارش کرے گی۔

زرداری نے ججز بحالی سمیت تمام اہم مطالبات پورے کر دیئے، حکومت سے مل کر چلنے کو تیار ہیں

مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر زرداری نے ججوں کی بحالی سمیت تمام اہم مطالبات پورے کر دیئے ہیں۔ اب حکومت کے ساتھ مل کر چلنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے کہ آئندہ چار سال بعد ہونے والے عام انتخابات میں وہ وزیر اعظم منتخب ہو جائیں گے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں میں چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت اپنی آئینی مدت پوری کرے۔ موجودہ مسائل سے کوئی ایک جماعت تنہا عہدہ برآ نہیں ہو سکتی لہٰذا انتہا پسندی، عسکریت پسندی اور معاشی بحران کے خاتمے کے لئے سیاسی اتحاد کی ضرورت ہے اور اس کے لئے قومی سطح پر مسائل حل کرنا ہوں گے۔

جنگجوؤں کے خلاف بڑا آپریشن، امریکہ اتحادیوں نے ماسٹر پلان پر کام شروع کر دیا

معتبر ذرائع نے بتایا کہ اوباما انتظامیہ نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ پاکستان کو اقتصادی طور پر مضبوط کیا جائے تاکہ اس کی تمام تر توجہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے مرکوز ہو سکے۔ ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ امریکہ یہ بھی چاہتا ہے کہ پاکستان کو مالی امداد دینے کے ساتھ امریکہ اور اس کے اتحادی ایک ماسٹر پلان پر کام شروع کریں کہ کس طرح دہشت گردوں کو ایک بڑے آپریشن کے ذریعے ختم کر دیا جائے اور نیٹو جب یہ آپریشن شروع کرے گی تو ہو سکتا ہے کہ یہ آپریشن ایک ہفتہ تک جاری رہے اور زمینی فورسز بھی اس میں شریک ہوں۔

جیلوں میں 1500 سے زائد خواتین قید، 42 موت کی منتظر

وزارت داخلہ کے اعداد و شمار کے مطابق اس وقت پاکستان کی مختلف جیلوں میں 1500 سے زائد خواتین قیدی موجود ہیں جنہیں مختلف مقدمات کا سامنا ہے۔ سب سے زیادہ قیدی خواتین پنجاب میں ہیں جن کی تعداد 1364 ہے، سندھ میں 102، سرحد میں 84 اور بلوچستان میں 37 خواتین قید ہیں۔ زیادہ تر خواتین منشیات کے مقدمات میں ملوث ہین جن میں غیر ملکی بھی شامل ہیں۔ ڈیتھ سیل میں 42 خواتین ہیں جن میں سے 24 خواتین جیل ملتان میں اپنی سزا کاٹ رہی ہیں۔ 268 نو عمری قیدی ہیں جبکہ 4 نابالغ لڑکیاں ہیں۔ اڈیالہ جیل راولپنڈی میں 268 خواتین کے ساتھ 64 شیر خوار بچے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق اس وقت پاکستان میں خواتین کی صرف ایک جیل ہے جو کہ ملتان میں ہے۔ خواتین قیدیوں میں سے متعدد اپنی سزائیں پوری کر چکی ہیں لیکن اس کے باوجود انہیں رہا نہیں کیا گیا۔

الاحمد کیمبرج اکیڈمی
رجسٹرڈ منظور شدہ (الحاق شدہ فیصل آباد بورڈ)
نرسری تا میٹرک، سائنس و آرٹس
برائے طلباء و طالبات، انگلش میڈیم، اردو میڈیم
1200 سے زائد والدین کا اعتماد
52 عدد سٹاف ممبران تعلیم یافتہ اور تجربہ کار
داخلہ 24 مارچ سے باقاعدہ کلاسز 4 اپریل سے
اردو میڈیم، دارالصدر 6212407:
انگلش میڈیم دارالرحمت 6213430:

ربوہ میں طلوع و غروب یکم اپریل

طلوع فجر	4:31
طلوع آفتاب	5:56
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:30

سپر شکمی
قبض کیلئے مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم لان۔ چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

انسٹیٹیوٹ آف ڈوئچے شپراخ شولے جرمن لینگونج
جرمن زبان سیکھئے
لاہور اور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کے لئے تشریف لائیں۔
Goethe & کراچی کا مکمل سلیبس پڑھایا جاتا ہے
عمران احمد ناصر۔ دارالرحمت وسطی ربوہ
0334-6361138, 0314-3213399

FD-10

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔